بسم اللہ الرحمن الرحیم

فٹ بال میچ بغیر شرط کے دیکھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا فٹ بال کا میچ دیکھنا جائز ہے؟ اگر بغیر شرط لگائے صرف فیملی کے ساتھ دیکھیں تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

مروّجہ انداز پر فٹ بال کا میچ دیکھنا شرعاً ممنوع وناجائز ہے، خواہ ٹی وی یا موبائل سکرین پر ہو یا اسٹیڈیم میں جاکر براہ راست دیکھا جائے؛ کیونکہ یہ بہت سی برائیوں اور گناہ کے کاموں کا مجموعہ ہے۔

اولاً: فٹ بال کے کھلاڑی میچ کے دوران عام طور پر ایسے شارٹس (Shorts) پہنتے ہیں جن سے ان کی رانیں یا گھٹنے کھلے رہتے ہیں، جو کہ بے ستری اور بدنگاہی کا باعث ہے اور بدنگاہی گناہ ہے۔

ثانیاً: موجودہ دور میں فٹ بال وغیرہ کھیلوں کے میچ میوزک اور گانے باجوں سے خالی نہیں ہوتے اور میوزک سننا شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔

ثالثاً: موجودہ زمانے کے بڑے ٹورنامنٹ یا تماشیوں پر مشتمل مغربی ممالک کے فٹ بال کا میچ کہیں بھی دیکھتے ہوئے تماشائیوں میں موجود بے پردہ خواتین کا باربار نظر آنا ایک لازمی امر ہے اور یہ خود کو فتنے پر پیش کرنا ہے۔

اس کے علاوہ اسٹیڈیم میں جاکر میچ دیکھنا اور زیادہ قبیح ہے؛ کہ اس میں مردو عورت کے اختلاط اور مردوں کی جماعت کے فوت ہونے، بلکہ نماز ہی کے قضا ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے اور یہ سب کام خلاف شرع اور گناہ ہیں۔ پس موجودہ دور میں رائج فٹ بال کا میچ نہ خود دیکھنے کی اجازت ہے، نہ فیملی کو دکھانے کی، اگرچہ بغیر شرط کے ہو؛ کیونکہ جو چیز ممنوع فعل کا سبب بنتی ہو وہ خود بھی ممنوع ہوتی ہے۔

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ۔ (پارہ 8، سورۃ الانعام 6، آیت 151)

صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مسند احمد وغیرہ میں ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا ینظر الرجل إلی عورۃ الرجل ولا المرأۃ إلی عورۃ المرأۃ“ ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے۔ (صحیح المسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر إلی العورات، جلد 1، صفحہ 183، حدیث 338، دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

علامہ مظہر الدین حسین بن محمود مظہری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 727ھ/1327ء) اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: ”واعلم أن نظر الرجل إلى عورة الرجل حرام وعورة الرجل ما بين سرته إلى ركبتيه وكذلك يحرم نظر المرأة إلى عورة المرأة“ ترجمہ: اور جان لو کہ مرد کا مرد کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے اور مرد کا ستر اس کی ناف سے گھٹنوں تک کا حصۂ بدن ہے۔ اسی طرح عورت کا عورت کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ (المفاتیح فی شرح المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر إلی المخطوبۃ وبیان العورات، جلد 4، صفحہ 19، دار النوادر، کویت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 757، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسند احمد، معجم کبیر اور مشکوۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: ”عن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله بعثني رحمة للعالمين وهدى للعالمين وأمرني ربي بمحق المعازف والمزامير“ ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور میرے رب نے مجھے باجوں اور بانسریوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے۔ (مسند احمد، حدیث أبی أمامۃ الباہلی، جلد 36، صفحہ 646، حدیث 22307، مؤسسۃ الرسالۃ)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”مزامیر (آلات موسیقی) حرام ہیں اور حرام ہر حال میں حرام رہے گا، لوگ گناہوں میں مبتلا ہیں اس کے سبب گناہ جائز ہو جائے تو شریعت کا منسوخ کر دینا فاسقوں کے ہاتھ میں رہ جائے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”اس میں شک نہیں کہ یہ ناچ اور اکثر باجے شرعاً حرام و ممنوع ہیں اور ان کے دیکھنے سننے کا مرتکب فاسق وگنہگار (ہے)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ اور مشکوۃ المصابیح وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: ”كل ما يلهو به الرجل المسلم باطل إلا رميه بقوسه وتأديبه فرسه وملاعبته أهله فإنهن من الحق“ ترجمہ: ہر وہ چیز جس سے مسلمان آدمی لہو کرے (یعنی کھیلے اور غفلت میں پڑے) وہ باطل ہے، سوائے تیر اندازی کرنے، اپنے گھوڑے کو سدھانے اور اپنی بیوی کے ساتھ ملاعبت کرنے کے، پس یہ سب حق ہیں۔ (جامع الترمذی، أبواب فضائل الجہاد، جلد 3، صفحہ 274-275، حدیث 1637، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) سے گیند کھیلنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”عبث ہے، اگرچہ صاحبِ ہدایہ نے ہر عبث کو حرام لکھا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ عبث باطل ہے۔ حدیث میں ہے: "مسلمان کا ہر لہو باطل ہے مگر تین باتوں میں: اول گھوڑا پھرانا، دوسرے تیر اندازی، تیسرے اپنی عورت سے ملاعبت۔" یہ ان تینوں باتوں میں داخل نہیں، اس لیے باطل ہے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، صفحہ 473، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "ہر کھیل اور عبث فعل جس میں نہ کوئی غرض دین نہ کوئی منفعت جائزہ دنیوی ہو، سب مکروہ وبے جا ہیں، کوئی کم کوئی زیادہ۔" (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ78، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی محمد وقارالدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1413ھ/1993ء) لکھتے ہیں: "حدیث میں واضح طور پر بتادیا کہ مؤمن کی زندگی لہو ولعب کے لیے نہیں ہے، لہذا تندرستی کے لیے ٹہلنا یا ورزش کے لیے تھوڑا کھیلنا تو جائز ہے، مگر کرکٹ، ہاکی جس طرح کھیلی جاتی ہے، اس میں کوئی مقصد صحیح نہیں، بلکہ قوم اور ملک کا بہت بڑا نقصان ہے۔... اس میں قوم کے مال کی بربادی اور وقت کو ضائع کرنا ہے اور دین کے نقصان کا تو عالم یہ ہے کہ ہزاروں آدمی اسٹیڈیم میں بیٹھے دن بھر کھیل دیکھتے رہتے ہیں، نہ نماز کی پرواہ نہ اپنا وقت ضائع ہونے کی پرواہ۔... بہر صورت یہ سب کھیل کھیلنا ناجائز وحرام ہیں اور ان کو دیکھنے اور سننے میں وقت ضائع کرنا بھی ناجائز ہے۔" (وقارالفتاوی، جلد3، صفحہ437، بزم وقارالدین، کراچی)

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے: "الاختلاط إذا كان فيه... عبث ولهو وملامسة للأبدان كالاختلاط في الأفراح والموالد والأعياد فالاختلاط الذي يكون فيه مثل هذه الأمور حرام لمخالفته لقواعد الشريعة" ترجمہ: جب (مرد وعورت کے) اختلاط میں کھیل تماشا، لہو ولعب اور جسموں کا باہم مس ہونا ہو، جیسے شادیوں، سالگرہوں اور عیدوں میں اختلاط (ہوا کرتا ہے)، پس وہ اختلاط جس میں اس قسم کے امور ہوں وہ قواعدِ شریعت کے خلاف ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد2، صفحہ290، دارالسلاسل، الکویت)

امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "وكل ما ادى الى محظور محظور" ترجمہ: ہر وہ شے جو ممنوع تک پہنچائے، وہ خود ممنوع ہوتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ93، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1291

تاریخ اجراء: 26صفر المظفر1448ھ/10اگست2026ء